اسلام اور دینی مدارس

جامعہ تراث الاسلام میں دورۂ تفسیر کی افتتاحی مجلس سے ناظم اعلیٰ وفاق کا ایک فکر انگیز خطاب

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

ضبط و ترتیب: مولانا سید عبدالبصیر

آج پہلی مرتبہ اس مسجد اور علاقے والوں سے گفتگو کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، اور اس لحاظ سے یہ مزید سعادت کا باعث ہے کہ یہاں قرآن کی تفسیر اور ترجمے کا ایک سلسلہ شروع ہو رہا ہے، اور یہ تقریب اس کی افتتاحی تقریب ہے، برادر محترم محبِّ مخلص، حضرت ابن الحسن عباسی صاحب کی والدہ کا کچھ وقت پہلے انتقال ہوا ہے اور مجھے اس کا علم بھی صرف چند دن پہلے ہوا ہے، مجھے ان کی تعزیت کے لئے آنا تھا کہ انہوں نے اس تقریب میں آنے کی دعوت دی، اللہ تعالیٰ مرحومہ مغفورہ کی مغفرت فرمائے آمین۔ اللہ تعالیٰ دیگر تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے، حضرت نے مجھے حکم فرمایا کہ دینی مدارس کے حوالے سے کچھ معروضات پیش کروں۔

دینی مدارس طاغوتی قوتوں کی نگاہوں کا کانٹا:

آپ حضرات جانتے ہیں کہ عالمی طاقتوں اور قوتوں کے ایجنڈے پر جو سرفہرست چیزیں ہیں، ان میں برصغیر جنوبی ایشیاء کے پاک و ہند کے اور بالخصوص پاکستان کے دینی مدارس ہیں، شہر، ملک اور دیگر تقریباً دنیا کے تمام ممالک میں دینی مدارس کو زیر بحث لایا جا رہا ہے، دینی مدارس پر دن رات تبصرے ہو رہے ہیں، اور دینی مدارس کے بارے میں تحفظات کا اظہار کیا جا رہا ہے، آپ اس شہر کراچی میں رہتے ہیں، جس میں بڑی تعداد پڑھے لکھے لوگوں کی ہے، علم و دانش سے وابستہ لوگوں کی ہے، آپ یقیناً اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ مدرسہ، جمعہ، جمعہ، آٹھ دن کی تاریخ نہیں رکھتا، بلکہ دین اور قرآن کا مدرسہ ایک لمبی تاریخ رکھتا ہے۔

مدرسہ اور اسلام:

اگر یہ کہا جائے کہ اسلام اور مدرسہ ایک ساتھ چلے ہیں بے جا نہ ہوگا، جتنی پرانی تاریخ اسلام کی ہے، اتنی پرانی تاریخ مدرسے کی ہے، مدرسہ اور اسلام کا ایک ساتھ آغاز ہوا ہے، مدرسہ اور اسلام الگ چیز نہیں ہے بلکہ دونوں ایک ہی چیز ہے، جس دن دنیا میں اسلام آیا ہے، اسی دن مدرسہ بھی قائم ہوا ہے، اسلام کی تاریخ چودہ سو سال پر محیط ہے تو

مدرسے کی تاریخ بھی چودہ سو سال پر محیط ہے، امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حراء میں سب سے پہلی وحی جو نازل ہوئی وہ، ﴿اقرأ باسم ربک الذی خلق، خلق الانسان من علق﴾ یہ وہ آیت ہے کہ اپنے رب کا نام لے کر پڑھیئے، جس نے آپ کو پیدا کیا ہے، سب سے پہلا حکم ایمان لانے کا نہیں ہے، سب سے پہلا حکم نماز پڑھنے کا نہیں ہے، روزہ رکھنے کا نہیں ہے، جہاد کرنے کا نہیں ہے، زکوٰۃ کا نہیں ہے، سب سے پہلا حکم حج کرنے کا نہیں ہے، عبادت کرنے کا نہیں ہے، بلکہ سب سے پہلا حکم تعلیم کا، علم کو حاصل کرنے اور پڑھنے کا ہے، ﴿یا ایھا المزمل قم اللیل الا قلیلا﴾ ان آیت مبارکہ میں عبادت کا حکم دیا جارہا ہے، ﴿یا ایھا المدثر قم فانذر﴾ آیت میں تبلیغ کا حکم ہے، مگر یہ بعد میں نازل ہوئی ہیں، قرآن کی بات میں جہاد کا حکم موجود ہے، مگر وہ بعد میں آئی ہیں، نماز اور زکوٰۃ کا حکم موجود ہے قرآن میں، لیکن یہ سب بعد میں آئی ہیں، امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سب سے پہلا حکم دیا ہے وہ تعلیم پڑھنے پڑھانے کا دیا ہے، اور اس حکم سے اسلام اور قرآن کا آغاز ہوا ہے، اور پھر یہ نہیں فرمایا کہ صرف پڑھیئے، بلکہ فرمایا کہ اپنے رب کا نام لے کر پڑھیئے، جس نے پیدا کیا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے کہ پڑھنا بھی ہے لیکن وہ پڑھنا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پہچان ہو، جس سے خدا کی معرفت ہو اور جس سے خالق کا پتا چلے، جس سے احکام کا حلال، حرام کا پتہ چلے، گویا یہ کہا جاسکتا ہے کہ پہلے دن اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو حکم دیا ہے، اپنی شریعت اپنا دین اور وہ چیز جس سے خدا کے احکام کا تعارف ہو، اس کا حکم دیا ہے، اور مدرسہ بھی دین کی تعلیم کے مرکز کا نام ہے، گویا کہ جس دن یہ وحی آئی ہے اسی کے اندر مدرسہ کے قیام کا پیغام موجود ہے، اس لئے کہ پڑھنا کسی نہ کسی جگہ ہوگا، اور پڑھنے کے لوازمات ہوں گے، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”مکہ“ میں دار ارقم میں مدرسہ کا قیام رکھا، یہ مدرسہ اس دن سے چلا جس دن سے اسلام چلا، جس دن قرآن کی پہلی آیت نازل ہوئی، اسی دن مدرسہ کا قیام وجود میں آیا، پہلا حکم تعلیم کا ہے، اور ظاہر ہے کہ جب تعلیم ...... ہے تو تعلیم کا مرکز ہوگا، تعلیم کے لئے کوئی نہ کوئی جگہ ہوگی، اگر چہ رسول اللہ تو پڑھانے آئے، پڑھنے نہیں آئے...... آپ کے واسطے سے مجھے اور آپ کو پڑھنے کا حکم ہے، تو پڑھانے کے لئے تو کوئی استاد بھی ہوگا، علم بھی ہوگا، جگہ بھی ہوگی، گویا کہ پہلا حکم اللہ تعالیٰ کا مدرسے کے قیام کا ہے، تعلیم کا حکم دے کر اس کی صورت میں اور اس کے واسطے سے،...... اس لئے میں نے یہ کہا کہ جب اسلام شروع ہوا تو مدرسہ بھی شروع ہوا، چنانچہ ”مکہ المکرمہ“ میں دار ارقم میں حضور۔

مدرسہ قائم کیا، پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مکہ کو چھوڑ کے مدینہ منورہ میں آئے ہیں، مدینہ منورہ تشریف لا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا گھر نہیں بنایا ہے، اپنا کوئی دفتر نہیں بنایا، رسول اللہ نے اپنی رہائش کی فکر نہیں کی ہے، بلکہ سب سے پہلے ایک مسجد بنائی اور اسی مسجد کے ایک چبوترے پر جس کو ”صفہ“ کہتے ہیں، وہاں آپؐ نے دین کا اور قرآن کا مدرسہ کھول دیا، ”مکہ المکرمہ“ میں بھی مدرسہ نظر آیا اور مدینہ منورہ میں بھی مدرسہ نظر آیا، اس

طرح سے مدرسہ کا آغاز ہوا ہے اور مدرسہ چلا ہے اور پھر اسلام کے کئی سو سال کی تاریخ میں چلتا رہا۔

برصغیر کے دینی مدارس:

حتیٰ کہ اس برصغیر کے اندر بھی یہ سلسلہ چلا اور ان کا رشتہ مکہ مدینے سے ملتا ہے، اور یہاں پر جب مدارس کا قیام ہوا اور جب برطانوی استعمار یہاں آیا اور اس نے یہاں آکر یک لخت نظام بدلنے کی کوشش کی، اس دور کے اندر فارسی جو سرکاری اور عوامی زبان تھی اس پر پابندی لگادی، یکدم ہمارے لئے ذرائع بند کردیئے، تو ہمارے اکابر اور بزرگوں نے لوگوں کے دین اور ایمان کی حفاظت کے لئے دیوبند میں ایک مدرسہ قائم کیا، اور اس کے بعد پاکستان بنا، 1947ء سے لے کر آج تک پاکستان میں مدرسے بنتے رہے اور چلتے رہے، لہٰذا 1947ء سے لے کر آج تک پاکستان بھی چل رہا ہے اور مدارس بھی چل رہے ہیں، میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ مدرسے کی تاریخ کو کوئی جمعہ آٹھ دن کی نہیں ہے، کوئی دس پندرہ سال کی تاریخ نہیں ہے، بلکہ چودہ سو سال پر محیط ہے، اور اگر اس چودہ سو سال میں آپ دیکھیں تو بہت بڑا حصہ وہ ہے کہ جہاں آپ کو کالج اور یونیورسٹی نظر نہیں آئے گی، جہاں آپ کو اسکول نظر نہیں آئے گا، بلکہ آپ کو صرف مدرسہ نظر آئے گا، لوگ کہتے ہیں کہ مولانا! پہلے تو مدرسہ سے ڈاکٹر اور انجینئر اور سائنسدان بھی نکلتے تھے، بڑے بڑے ماہر فلکیات نکلتے تھے، بغداد کے مدرسوں سے بڑے بڑے لوگ نکلے ہیں، میں نے کہا میں مانتا ہوں بالکل نکلے ہیں اور نکلتے رہے ہیں اور وہاں ہر طرح کی تعلیم ہوتی تھی، یہ تقسیم اور تفریق مولوی نے نہیں کی کہ ایک ماسٹر اور ایک ملا بن جائے، ایک اسکول اور ایک مدرسہ بن جائے، یہ فرق ان حکومتوں نے کیا ہے کہ مدرسہ میں دینی تعلیم ہوتی تھی، ساتھ طب بھی، جغرافیہ بھی، ریاضی بھی، یہ تمام کچھ پڑھایا جاتا تھا، اور مدرسہ کے مختلف شعبے ہوتے تھے، اور وہاں سے تمام طرح کے لوگ نکلتے تھے، عالم، مفسر، محدث، بھی نکلتے تھے، وہاں سے ڈاکٹر، انجینئر بھی نکلتے تھے، اس وقت میں آکر صورت حال بدل گئی، لوگوں نے مدرسہ چھوڑ کر اسکول، کالج بنانا شروع کردیئے، اگر حکومتیں مدرسے ہی بناتی اور اس میں دینی اور عصری تعلیم دونوں ہوتی، تو مولویوں کو آپ کے تعاون سے مدرسہ بنانے کی ضرورت نہ پڑتی، پھر آپ کو دو طرح کے نظام تعلیم بھی نظر نہ آتے، نظام تعلیم میں مولویوں سے تفریق نہیں کی، بلکہ تفریق حکومتوں اور ارباب اقتدار نے کی ہے، کہ انہوں نے مدرسے کو چھوڑ دیا، یعنی مدرسے کی تعلیم کو چھوڑ دیا، اور بالکل عصری تعلیم کا مکمل انتظام کرلیا، مسلمان کے لئے جتنی ضرورت انجینئر کی ہے اور دیگر سائنس اور ریاضی کی ہے، بحیثیت مسلمان ہر مسلمان کے لئے اتنی بلکہ اس سے کئی زیادہ ضروری دین کا بنیادی علم حاصل کرنا ہے، دین کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، اور جب برطانوی استعمار کے نتیجے میں تمام تعلیمی اداروں کا یکسر نصاب تبدیل کردیا گیا، لارڈ میکالے کا نصاب اور نظام آگیا۔ تعلیمی اداروں سے دین کو، شریعت کو نکال دیا گیا تو پھر علماء مجبور ہوگئے، اس بات پر کہ کہیں مسلمان اپنے علمی خزانے سے محروم نہ ہوجائے، پھر انہوں نے اس بات کی ضرورت محسوس کی،

حکومتوں نے انجینئرنگ اور ڈاکٹریٹ کی تعلیم دینا شروع کر دی ہے، ان کو چاہیے تھا کہ یہ قرآن اور حدیث کی تعلیم بھی دیتے، اگر انہوں نے یہ شعبے سنبھال لئے ہیں تو قرآن وحدیث کا شعبہ ہم سنبھال لیں، اور لوگوں کو دینی تعلیم دیتے رہے کہ مسلمان اپنے مذہب کی تعلیم سے محروم نہ ہو جائے، اس لئے مجبوراً مذہبی اور دینی تعلیم کو محفوظ کرنے کے لئے اور اس کو امت تک پہنچانے کے لئے، اس لئے کہ اس سے آپ بھی اتفاق کریں گے کہ دین اور مذہب کی تعلیم ہر مسلمان کے لئے ضرورت ہے، جتنا ہمیں ضرورت ڈاکٹر کی اور انجینئر کی ہے، وکیل کی، اور سائنسدان کی ہے، اس سے زیادہ ضرورت صحیح عالم دین کی بھی ہے یا نہیں، ڈاکٹر ضرورت ہے بیمار کی، انجینئر ضرورت ہے مکان، فیکٹری بنوانے والے کے لئے، لیکن دین کا عالم ہر مسلمان کی ضرورت ہے، کیونکہ اس کو اللہ نے پیدا کیا ہے اور اس نے زندگی اپنی مرضی کے مطابق نہیں بلکہ اللہ کے مرضی کے مطابق گزارنی ہے، اللہ کے مرضی کی زندگی کیسے گزارے گا، اللہ کی مرضی کے مطابق جب گزارے گا جب علماء سے پوچھے گا، کہ بتاؤ اللہ کیا چاہتا ہے، اللہ کا کیا حکم ہے، ہمیں اس کا پتہ قرآن سے چلے گا، حدیث سے چلے گا، ریاضی، سائنس، یہ بھی میری ضرورت ہے، دنیا کی ضرورت ہے، لیکن اس سے یہ پتہ نہیں چلے گا کہ حلال اور حرام کیا ہے، جائز کیا ہے، ناجائز کیا ہے، واجب کیا ہے، سنت کیا ہے، مستحب کیا ہے، میں نے کرنا کیا ہے، مرنے کے بعد کیا زندگی ہے، قبر میں کیا ہوگا، قبر کے بعد کیا ہوگا، یہ قرآن وحدیث بتاتا ہے، مسلمان حاجت مند ہے محتاج ہے، دین کی تعلیم کا اور مدرسہ ہر طرح کی تعلیم کا نام تھا، خود حکومتیں مدرسے بناتی تھیں، بغداد کی تاریخ اٹھا کر دیکھو، وہاں ایک ہی نام تعلیمی ادارے کا ملے گا اور وہ مدرسہ ہوگا، وہاں آپ کو ایک نظام ملے گا، دو نظام نہیں ملیں گے، جب انگریز آیا وہ دوسرا نظام لایا، جب دوسرا نظام آیا تو دینی تعلیم کو چھوڑ دیا گیا، ہمارے حکمرانوں نے چھوڑ دیا، تو اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مولوی میدان میں آیا، یہ بوجھ حکومت کا تھا، یہ ذمہ داری حکومت کی تھی، حکومت کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کی مذہبی اور دینی ضروریات پورا کرے، لیکن حکومت نے پورا نہیں کیا، زیادہ دور نہ جائیں۔ 1947ء میں پاکستان بنا، 60 سال ہو گئے، پاکستان کو بنے ہوئے، کیا کسی گورنمنٹ کے اسکول سے کوئی بچہ حافظ بن کر نکلا، مجھے کراچی جو تقریباً پونے دو کروڑ کی آبادی کا شہر ہے، گورنمنٹ کے کسی ایک اسکول کا نام بتا سکتے ہیں کہ جس نے 60 سال میں ایک حافظ تیار کیا ہو، اگر کسی کو پتہ ہے تو ذرا بتائے تا کہ میری معلومات میں اضافہ ہو جائے، اور قرآن کا حافظ آپ کی ضرورت ہے یا نہیں۔ سوسائٹی کی ضرورت ہے۔ رمضان آرہا ہے آپ نے تراویح میں پورا قرآن سننا ہے کہ نہیں۔ قرآن سننا عبادت ہے، پورا قرآن سننا ایک بار سنت ہے۔

آپ حکومت سے قرآن کا حافظ مانگو کہ رمضان آرہا ہے، ایک حافظ دو ہم نے قرآن سننا ہے، ایک بھی نہیں ہے، کیا یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ نہیں۔ ہے۔ 60 سال کے عرصے میں کوئی حافظ تیار کیا ہے، کسی سرکاری اسکول میں حفظ قرآن کا انتظام ہے؟ نہیں ہے۔ حالانکہ وہ ہماری سخت ضرورت ہے۔ آپ یہ بتائیں دین کا عالم ہماری ضرورت ہے

کہ نہیں۔ آپ وراثت کے [illegible] کہ فلاں مر گیا بتاؤ وراثت کیسے تقسیم ہوگی، نکاح، طلاق، لین دین کے مسائل پوچھتے ہیں، خرید وفروخت کے مسائل پوچھتے ہیں، آپ کس سے پوچھیں گے، ایسا عالم 60 سال کے عرصے میں تیار کر کے دیا ہے، کہ ہمیں ان پر اعتماد ہے، آپ ان سے آنکھیں بند کر کے مسئلہ پوچھ لیں، آپ طلاق کا مسئلہ پوچھنے جامعہ فاروقیہ، دارالعلوم کراچی اور بنوری ٹاؤن جائیں گے، آپ طلاق کا مسئلہ پوچھنے کراچی یونیورسٹی کیوں نہیں جاتے، وہاں وہ ہم ٹیکس دیتے ہیں، جو بجٹ پر خرچ ہوتا ہے، 60 سال کے عرصے میں ایک عالم تیار نہیں کیا، یہ ان کی ذمہ داری تھی، یہ تو کہتے ہیں کہ مدرسہ والے ڈاکٹر انجینئر کیوں تیار نہیں کرتے، کیا سوال کرنے کا حق ہمیں نہیں ہے کہ آپ قرآن کے حافظ، علماء، مفتی، شریعت کے ماہر کیوں تیار نہیں کرتے، اگر غلط کہہ رہا ہوں تو تردید تو کردو۔ جب یہ سوال کرتے پھرتے ہیں تو میں سوال کرتا ہوں کہ آپ نے کیوں کوئی حافظ، قاری، عالم، تیار نہیں کیا ہے، یہ میری ضرورت ہے مجھے تیار کر کے دو۔ اگر یہ مدرسے بناتے رہتے اور دینی اور عصری تعلیم دیتے رہتے، الگ الگ شعبے قائم کرتے تو کیا ہمیں ضرورت ہوتی مدارس بنانے کی، انہوں نے نہیں کیا تو ہم نے کیا۔

وفاق المدارس کا کردار:

وفاق المدارس العربیہ پاکستان جو مدارس پاکستان کی سب سے بڑی تنظیم ہے جس کے نیٹ ورک میں ساڑھے بارہ ہزار مدارس ہیں اور انیس لاکھ طلباء وطالبات پڑھتے ہیں، ساڑھے بارہ ہزار مدارس جو وفاق میں ہیں، اس سال جن بچوں نے قرآن مکمل کیا ہے اور وفاق کے تحت امتحان دیا ہے، ان کی تعداد 57000 ہزار ہے۔ سبحان اللہ کہہ دیں، زور سے، اور زور سے، یہ برآمدے والے بھی کہہ دیں، کتنے ہیں 57000۔ حافظ قرآن جو مولوی نے دنیا کو تیار کر کے دیا ہے۔ اسی طرح جو عالم طلباء وطالبات ایک سال میں مولوی نے تیار کئے ہیں، اس کی تعداد 17000 ہے، الحمدللہ۔ سبحان اللہ کہہ دو۔ اگر آپ کو تکلیف ہو رہی ہے تو نہ کہیں، اگر خوشی ہو رہی ہے تو زور سے سبحان اللہ کہہ دیں، ہم پنجاب کے لوگ ہیں، ہم کراچی کا مزاج نہیں رکھتے، پنجابی مزاج بولنے کا ہوتا ہے۔

یہ میں نے آپ کو صرف ایک سال کی بات بتائی ہے، یہ خدمت نہیں ہے؟...... میں برطانیہ گیا، امریکہ گیا تو وہاں کی حکومتوں سے مذاکرات میں بات چیت ہوئی، مدارس کے حوالے سے میں نے کہا، پاکستان کے مدارس، امریکہ، برطانیہ، پوری دنیا کی خدمت کر رہے ہیں، ہم تو آپ کے بھی محسن ہیں، آپ کا کام کر رہے ہیں۔ وہ فوراً مجھ سے پوچھنے لگے کہ وہ کیسے آپ ہمارا کام کر رہے ہیں۔ میں نے کہا آپ کے علاقے میں مسلمان رہتے ہیں، کہا، ہاں رہتے ہیں، میں نے کہا تھوڑے یا زیادہ تعداد میں رہتے ہیں، کہنے لگے زیادہ تعداد میں رہتے ہیں، میں نے کہا کہ ملک کی تعمیر وترقی میں ان کا حصہ ہے، کہنے لگے ہاں ہاں بڑے بڑے کاروبار مسلمان کرتے ہیں، ہماری معیشت کو بڑا سنبھالا ہوا ہے، بڑے محنتی لوگ ہیں، میں نے کہا، ان مسلمانوں کی مذہبی ضروریات کو پورا کرنا آپ اپنی ذمہ داری

سمجھتے ہیں، کہنے لگے! ہاں، مگر یہ ذمہ داری ہم نے پوری نہیں کی؟ ان کے کھانے پینے کی، بزنس کی سہولیات سب کچھ ہم کرتے ہیں، میں نے کہا کہ یہ آپ کے ملک کے رہائشی ہیں، یہ ہم ان کو سمجھاتے اور بتلاتے ہیں، علمائے کرام ان کے پاس بھیج کر یہ بتلاتے ہیں کہ اسلام کے تحت زندگی کیسے گزارنی ہے، یہ آپ کی ضروریات ہیں، مگر ہم پوری کررہے ہیں، پرویز مشرف نے بلا جواز لندن بم دھماکوں کے بعد پابندی عائد کی ہے کہ پاکستان کے دینی مدرسے میں باہر کا کوئی طالب علم نہیں پڑھے گا، ہم نے اس سے ملاقات کی کہ آپ نے یہ پابندی کیوں لگائی ہے اور یہ غلط پابندی لگائی ہے اور ہم نے ان کو بہت دلیلیں دیں اور کہا کہ یونیورسٹی کے کالج کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے باہر جاتے ہیں، ہائی ایجوکیشن کے لئے باہر جاتے ہیں، ڈاکٹر بننا ہے، لندن جاؤ، کینیڈا جاؤ، جرمنی جاؤ، وہاں سے ڈگری لاؤ، آج تک پاکستان کی حکومت خود اس کے اندر کفیل ہوسکی ہے کہ جوانہوں نے اپنے ذمہ تعلیم لی تھی، اس کے اندر پاکستان کے لوگوں کو باہر جانے سے بے نیاز کردیا ہو، وہ اپنے شعبے میں ناکام، جوان کی ذمہ داری تھی وہ اس میں ناکام ہے بلکہ ڈاکٹریٹ اور اعلیٰ تعلیم کے لئے باہر جاتے ہیں لیکن مدارس میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے باہر ممالک سے آتے ہیں، یورپ، جرمنی، کینیڈا سے، ہر جگہ سے تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں، قرآن اور حدیث کا علم حاصل کرنے کے لئے پاکستان آتے ہیں تو میں نے کہا، صدر پاکستان! اب تو وہ صدر پاکستان نہ رہا، اب تو وہ مجرم پاکستان ہے، لیکن جو موجودہ صدر پاکستان ہے ان سے بھی میں نے کہا کہ تم نے پاکستان کو ہر میدان میں بھیک مانگنے والا بنایا، یہاں تک کہ علم میں بھی پاکستان کو مانگنے والا بنایا۔

مدارس پاکستان کے لئے مایہ فخر ہیں:

لیکن مدرسہ اور مولوی نے دنیا کو علم دیا ہے، یہ دنیا کو علم دے رہا ہے، جہاں قرآن نازل ہوا، جن کی زبان عربی ہے، وہاں کے لوگ بھی یہاں پاکستان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں، یہ مدارس کی خدمت نہیں ہے، علم دین کے حصول کے لئے پاکستان آنا ہر پاکستانی کا اعزاز ہے کہ نہیں، جو یہاں سے پڑھ کر جائے گا وہ پاکستان کا سفیر ہوگا کہ نہیں، یہ کتنا بڑا اعزاز ہے پاکستان کا، یہ اتنا نام بلند کیا ہے پاکستان کا۔ میں نے، ان سے کہا کہ آپ پاکستان کا نام اور وقار ختم کرنا چاہتے ہیں اس پابندی کو لگا کر، اور میں ذمہ داری سے کہتا ہوں، ہمارے مدرسے میں پڑھنے والا طالب علم (غیر ملکی) کسی بھی غیر قانونی سرگرمی میں ملوث نہیں ہے، اگر ہے تو آپ ثبوت لاؤ، یہ مدارس پاکستان میں شرح خواندگی کو بڑھا رہے ہیں، ایسے گاؤں موجود ہیں جہاں اسکول نہیں ہے، مگر مدرسہ موجود ہے، یہ مدرسہ ایک چھت کے نیچے، پٹھان، مہاجر، بلوچ، پنجابی، سندھی، سب کو ایک چھت کے نیچے پڑھاتا ہے، کبھی آپ نے سنا کہ پٹھان اور پنجابی کی لڑائی ہوئی ہے، یہ قومی وحدت کو فروغ دیتے ہیں، پاکستان کے لوگوں کو ایک رشتے میں پروئے ہیں، یہ غریبوں کو تعلیم دیتے ہیں، یہ عورتوں کو تعلیم دیتے ہیں، غیر ملکی طلباء کو تعلیم دیتے ہیں، یہ آپس میں محبت کا درس دیتے ہیں، اور ڈھائی ملین پچیس لاکھ طلبہ

وطالبات کو مفت رہائش، مفت کتابیں، مفت علاج، مفت کھانا، مفت تعلیم کی سہولیات فراہم کرتا ہے، مالدار اور ترقی یافتہ ملکوں میں اس کی مثال نہیں ملتی، کیونکہ وہ پیسے لے کر تعلیم دیتے ہیں، ان کے ہاں تعلیم تو انڈسٹری ہے، تجارت ہے، تعلیم بہت بڑا کاروبار ہے، تعلیم سے پیسہ کماتے ہیں، اور ہمارے ہاں تعلیم عبادت زندگی کا مقصد ہے، انہوں نے تعلیم کو بیچا ہے، ہم نے تعلیم کو بیچا نہیں بلکہ عام کیا ہے، کہتے ہیں تم تو دہشت گرد ہو، انتہا پسند ہو، کیوں بھائی! ہم آپ کو دہشت گرد نظر آتے ہیں یا ہم آپ کو انتہا پسند نظر آتے ہیں، یاد رکھنا! یہ مدرسہ اسلام کے مرکز کا نام ہے، اور اسلام امن، سلامتی، امن اور محبت کا دین ہے، جب اسلام امن اور محبت اور سلامتی کا دین ہے مدرسہ بھی امن اور محبت اور سلامتی کا درس دیتا ہے، پیار کی تعلیم دیتا ہے، آج دنیا میں جو دہشت گردی ہے اس کا 9/11 کے بعد شور شروع ہوا ہے جو دھماکے ہوئے تھے۔ 9/11 کے بعد اب تک کتنے سال ہوئے ہیں۔ 8 سال، 9 سال، 10 سال جتنے بھی، اور اس سے پہلے کہ اگر آپ چلے جائیں کہ سوویت یونین جب افغانستان میں آیا تو لڑائی کا ایک کلچر شروع ہو گیا چلو بیس سال 25 سال شروع ہوا ہے، اور مدرسہ اس برصغیر میں ڈھائی سو سال سے قائم ہے اور پاکستان میں 60 سال سے قائم ہے، اگر دہشت گردی مدرسے کی وجہ سے ہوتی تو گزشتہ 50 سال سے پہلے بھی ہوتی کہ نہ ہوتی 100 سال پہلے بھی ہوتی، ہمارا نصاب تعلیم وہی نصاب تعلیم ہے، ہماری وجہ سے ہوتی تو پہلے بھی ہوتی، ہماری وجہ سے نہ پہلے تھی اور نہ اب ہے، اس کی وجہ کچھ اور ہے اور اس کی وجہ اپنے ہاں تلاش کرو، ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، ہم تو امن کی تعلیم دیتے ہیں، کہتے ہیں کہ یہ مدرسے صرف دینی تعلیم دیتے ہیں، میں آپ سے کہتا ہوں کہ اول تو ہم مدرسے میں سب کچھ پڑھاتے ہیں، ریاضی، انگلش، کمپیوٹر، وغیرہ وغیرہ سب تعلیم دیتے ہیں، اگر ہم بالفرض مان لیں کہ نہیں ہوتی، آپ یہ بتاؤ کہ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے یا نامکمل ضابطہ حیات ہے، جو حضرات کہتے ہیں کہ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے وہ ہاتھ کھڑا کریں، اسلام مکمل دین ہے نا! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ﴿الیوم اکملت لکم دینکم الخ﴾

اسلام مکمل دین ہے اور مدرسے میں کیا پڑھایا جاتا ہے! دین پڑھایا جاتا ہے، اسلام پڑھایا جاتا ہے، اسلام مکمل ہے تو مدرسے کی تعلیم مکمل یا نامکمل؟ مکمل، دیکھیں میں آپ سے پوچھتا ہوں، ہماری زندگی کا ایک حصہ عبادات کا ہے، سب سے پہلے عقیدے کا مسئلہ ہے، اللہ کو کیسے ماننا ہے، رسول کو کیسے ماننا ہے، یہ مدرسے میں پڑھائے جاتے ہیں، اس کے بعد عبادات کا مسئلہ ہے، زکوٰۃ، حج، نماز وغیرہ، ان کے بعد ہے معاملات کا مسئلہ، لین دین کیسے کرنا ہے، خرید و فروخت کیسے کرنا ہے، یہ بھی مدرسہ میں پڑھایا جاتا ہے، کیا کاروبار کر سکتا ہے، کیا نہیں کر سکتا، پھر معاملات کا مسئلہ ہے، کرایہ پر کیسے دینا ہے، مضاربہ کیا ہے، مشارکہ کیا ہے، عدالتوں میں فیصلے کیسے کرتے ہیں، یہ تمام چیزیں مدرسے میں پڑھائے جاتے ہیں، مدرسے میں صرف حج، روزہ نہیں پڑھایا جاتا بلکہ سب کچھ پڑھایا جاتا ہے، یہ بھی پڑھایا جاتا ہے کہ بینکوں کے ساتھ کیسے چلنا ہے، سود کس میں ہے، کس میں نہیں ہے، یہ سب پڑھاتے ہیں، یہ بھی پڑھایا جاتا ہے کہ عدالت میں جج نے

فیصلے کیسے کرنے ہیں، گواہ کیسے پیش کرتے ہیں، مدرسے میں یہ بھی پڑھایا جاتا ہے کہ غیر مسلموں کے ساتھ ایگریمنٹ کیسے کرنا ہے، یہ سب کچھ پڑھایا جاتا ہے، کوئی مرحلہ ایسا نہیں ہے کہ جس مرحلے کے لئے اسلام نے تعلیم نہ دی ہو، جب میرا اور آپ کا ایمان ہے کہ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اور مدرسے میں اسلام کی تعلیم دی جاتی ہے اور مدرسے کی تعلیم مکمل ہے، نامکمل نہیں ہے، لوگ سمجھتے ہیں کہ مولوی مدرسہ میں صرف نماز روزہ سیکھتا ہے، نہیں بلکہ وہ سب کچھ سیکھتا ہے مدرسے میں، لیکن آپ کہیں گے کہ آپ کے مدرسے کا مولوی مسجد کے علاوہ کہیں اور کیوں نظر نہیں آتا، عدالت میں کیوں نظر نہیں آتا، بازار میں، دفتر میں کیوں نظر نہیں آتا، اس کو بھی بازار میں، عدالت، حکومت میں نظر آنا چاہئے، میرے بھائیوں! مولوی اس لئے نظر نہیں آتا ہے کہ ہم نے باہر کی زندگی سے اسلام کو نکال دیا ہے، اگر ہمارے دفتروں میں، بازروں میں، عدالتوں میں، فیکٹریوں میں اسلام آجائے تو مولوی تمہیں ہر جگہ نظر آئے گا، آج میں عدالت کے فیصلے کے لئے پیش نہیں ہوسکتا، کیونکہ میں نے وہ قانون نہیں پڑھا جس پر فیصلے ہورہے ہیں، قرآن کے خلاف فیصلے ہورہے ہیں، اگر کل اعلان ہوجائے کہ پاکستان کی عدالتوں میں قرآن اور سنت کے مطابق فیصلے ہوں گے، تو مولانا ابن الحسن عباسی اور محمد حنیف جالندھری بھی کالی شیروانی اور سفید پگڑی میں چلا جائے گا، اس لئے نظر نہیں آتا کہ اسلام نہیں ہے، اگر ہمارے کاروبار میں اسلام آجائے تو ضرور مولوی نظر آئے گا، تو ہم نے زندگی سے، سوسائٹی سے، معاشرے سے، دفتر سے، ہر جگہ سے، اسلام کو نکال دیا ہے اس لئے یہ مولوی نظر نہیں آتا جس دن اسلام آگیا، ہماری زندگی میں، معاشرے میں، معاملات میں ہر جگہ انشاء اللہ مولوی نظر آئے گا۔﴿وما علینا الا البلاغ﴾

درجہ اولی، میٹرک، اعدادیہ اول، دوم اور سوم کے طلبہ و طالبات کے لیے

درسی بہشتی زیور

مرد حضرات کے لیے مؤنث کے صیغوں کو مذکر کے صیغوں میں تبدیل کیا گیا...... فقہی ابواب، نئے عنوانات اور ہر مضمون کے بعد مفید اور آسان مشقوں کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ طلبہ و طالبات کے نصاب میں شامل کرنے کے لیے یہ ایک ضروری اور مفید کتاب ہے۔

مردوں حضرات اور خواتین کے لیے الگ الگ تیار کی گئی کتابیں آسان اور عام فہم انداز میں

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ | کلمات تبریک | حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب

مکتبہ بیت العلم

نزد مقدس مسجد، اردو بازار، کراچی یا ملک کے کسی بھی معیاری کتب خانے سے طلب کریں۔

Ph: + 92-21-4976073, 2726509, Cell. 0300-8948974